© rasailojaraid.com

''پوپ بنی ڈکٹ کے گستاخانہ جملے''

محترم یحییٰ نعمانی (مرتب ''الفرقان'' لکھنؤ) نے لندن سے اپنے ایک عزیز کے نام اس مکتوب میں پوپ بنی ڈکٹ کے گستاخانہ جملوں پر مدلل تنقید وگرفت ہے۔ افادۂ عام کے لیے پیش خدمت ہے۔ (مدیر)

برادر عزیز مولوی الیاس میاں　　　حفظکم اللہ وسلمکم　　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لکھنؤ سے ہم ۱۴ ستمبر کو نکلے تھے۔ سفر کی ہماہمی میں اس دن کا انگریزی اخبار نہیں دیکھا تھا۔ تم نے چلنے سے کچھ پہلے بتایا کہ آج کے انگریزی اخباروں میں پوپ بینیڈِکٹ شانز دہم کا اسلام کے بارے میں کوئی بڑا نامعقول اور جارحانہ بیان چھپا ہے۔ راستے میں ہم نے اخبار دیکھے، اور اسی وقت سے اندیشہ ہونے لگا کہ کارٹون جیسا کوئی تنازعہ کھڑا کر دیا گیا، اور ایک مرتبہ پھر مغرب کی بے حسی اور جارحانہ ڈھٹائی اور ہمارے بے سلیقگی اور حماقت بھرے طرز احتجاج کا ایک نیا رزمیہ لکھا جائے گا۔ مگر لندن آ کر کہ اس مرتبہ شاید کچھ نیا برآمد ہونے کو ہے۔

خیال ہوتا ہے ہندوستانی اخبارات میں پوپ کے کچھ جملے تو ضرور نقل کیے ہوں گے (اور خصوصاً وہ بدبختانہ جملے جو بیزنطین مینویل دوم پیلیولوگس کے حوالے سے نہایت بے شرمی کے ساتھ نقل کیے گئے تھے)۔ یہاں کے اخبارات نے خطبے کا کافی حصہ نقل کیا تھا۔ جیسا کہ معلوم ہے وہ خطبہ مذہب وعقل کے موضوع پر تھا۔ یہ وہ موضوع ہے جس یورپ کے سائنس دانوں اور عوام کو بھی ایک مدت تک مذہبی طبقوں اور خصوصاً کیتھولک چرچ کے مظالم کا شکار بنائے رکھا۔ چرچ نے جو اندھیر مچا رکھا تھا، اس کی وجہ سے اب اس کے لیے اپنے وجود کو باقی رکھنا ایک مشکل مسئلہ بن گیا۔ اب وہ مستقل مذہب وعقل کے درمیان ہم آہنگی کے امکان کو بتا بتا کر اپنے وجود کے جواز کو ثابت کرتا رہتا ہے۔ کل ماموں صاحب ایک گفتگو میں کہہ رہے تھے کہ: حالات کی ستم ظریفی اور زمانے کی طرفگی دیکھو: اب کیتھولک چرچ عقل ومذہب کے موضوع پر مسلمانوں کے منہ کو آنے لگا ہے''۔ اگرچہ ان صاحب کا ریکارڈ اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے نہایت خراب رہا ہے، مگر پھر بھی اندازہ ہے کہ انہوں نے یہ بات سوچ سمجھ کر اور کسی منصوبے کے تحت ہی کی ہوگی۔ غالباً ان کو اندازہ تھا کہ جس طرح کارٹونوں کے مسئلے میں ہوا تھا ان کے بیان سے بھی ایسی صورت حال پیدا ہوگی جس سے مشرق ومغرب میں رائے عامہ کو اسلام سے متنفر کرنے کا موقعہ ملے گا۔ اصل میں یہ یورپ میں اسلام کے بڑھتے ہوئے قدموں کو روکنے کی خواہش ہے جو اس نفرت کی فضا کو قائم رکھنے والے اقدامات پر مجبور کر رہا ہے۔ مگر، اب کے تو انہونی ہوگئی۔ یہ شاید ماضی قریب کی تاریخ کا پہلا واقعہ ہے کہ مغرب کے کسی بھی درجے کے نمائندے نے اتنی جلدی معذرت کی ہو۔ اور یقیناً اس بالکل نئے قسم کے واقعے کا کچھ سبب بھی ہوگا، اور شاید وہ سبب یہ ہو کہ حالات اندر اندر کچھ بدل رہے ہیں، اور مغرب میں یہ رائے رکھنے والوں کی تعداد لگاتار بڑھ رہی ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ جس طرح کا جارحانہ، نامعقول اور ڈھٹائی کا رویہ بش بلیئر پارٹی اور رائے عامہ پر مؤثر ہونے والوں کا ایک بڑا طبقہ کرتا آیا ہے وہ مسئلے کو وہاں لے جا رہا ہے جو صرف انصاف وانسانیت سے ہی دور نہیں ہے بلکہ خود مغرب کے لیے بھی مشکلات پیدا کرنے والا ہے۔ اسی طرح ایک اور نیا پہلو یہ نظر آیا کہ مسلم دنیا کی حکومتوں نے بھی اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مرتبہ فوراً ہی سخت الفاظ میں تنقید کی۔حتیٰ کہ ترکی جیسی یورپ پرست حکومت کے وزیر اعظم اپنی تنقید میں یہاں تک گئے کہ انہوں نے پوپ کے متوقع دورۂ ترکی کو ہی اس بیان کی وجہ سے ’غیر یقینی‘ قرار دے دیا۔

ایسا لگتا ہے کہ لوگ کتنا ہی چاہیں، یہ بات اب تھمے گی نہیں، اور ہم دیکھیں گے کہ ’طوفان مغرب‘ مسلماں کو مسلماں کر کے ہی چھوڑے گا۔ اور ’**ماکان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب، وما کان اللہ لیطلعکم علیٰ الغیب**“ کا معاملہ ہونے جا رہا ہے۔

یہاں کے میڈیا میں دو قسم کا ردعمل تھا، ایک تو وہی سوچ تھی جس کا تجربہ بار بار ہوتا آیا ہے۔ یعنی پورے زور اور ڈھٹائی سے پوپ کی حمایت۔ مگر ایک اور موقف بھی تھا، اور وہ تھا پوپ کی جارحیت اور خراب زبان کی واضح الفاظ میں مذمت، اور یہ مطالبہ کہ فوری معذرت اور واضح اور بے لاگ لپیٹ کے معذرت کی جائے۔ (اگرچہ اس موقف والے بھی مسلم دنیا کے پرشور مظاہروں کو قطعاً نا قابل فہم اور نا قابل قبول ہی قرار دیتے ہیں)۔ اور غالباً جس شدت اور صفائی سے خود عیسائی دنیا میں یہ ردعمل ظاہر ہوا، اسی کا نتیجہ تھا کہ پوپ صاحب کو فوراً ہی معذرت کرنا پڑی۔ دونوں قسم کے ردعمل کا مظاہرہ یہاں شائع ہونے والے ٹائمس اخبار کے اتوار کی اشاعت میں ہوا ہے۔ اداریہ تو اسی خاص انگریز ذہانت کا مظہر ہے۔ بات کو مسلم دنیا کے پرتشدد ردعمل کی طرف موڑ کر آزادی رائے کے حق کی دہائی دی گئی ہے۔ مگر ایک پورے صفحے کا مضمون **John Cornwell** کا بھی ہے، اس شخص نے تو واقعی پوپ کے بخیے ہی ادھیڑ کے رکھ دیے ہیں۔ ہم انٹرنیٹ سے تمہارے لیے کچھ دلچسپ اقتباسات بھی اتار کر بھیج رہے ہیں۔

سب سے پہلے تو اُس نے پوپ کی اس پوزیشن کو ہی مضحکہ خیز قرار دیا ہے کہ وہ اسلام کے مقابلے میں عقل کی حمایت کا دم بھریں۔

> **It is commonly accepted that it was Islamic and Arabic culture that kept alive the philosophy of Aristotle through the Dark Ages, and made the Catholic reconciliation of faith and reason possible..... One senior Anglican source said: "If anything, Islam was the religion of reason ahead of Christianity. Mathematics and medical science were developed in the Islamic world. The clash between reason and medievalism has Muslims on the side of reason."**

> ”یہ بات عام طور پر تسلیم شدہ ہے کہ (یورپ کی) قرون مظلمہ میں یہ مسلم اور عرب تہذیب ہی تھی جس نے ارسطو کے فلسفے کو زندہ رکھا۔ اور اسی مسلم تہذیب کے اثرات کی یہ دین ہے کہ کیتھولک چرچ کی عقل سے صلح ممکن ہو سکی ہے،)...... اینگلیکن چرچ کے ایک سینیر ذریعے کا کہنا ہے کہ: بہر حال، اسلام عیسائیت سے کہیں زیادہ عقل کو تسلیم کرنے والا مذہب ہے۔ ریاضیات اور طبی سائنس کا اصل ارتقا اسلامی دنیا ہی میں ہوا تھا۔ جس وقت یورپ میں قرون وسطیٰ کے دور میں مذہب وعقل کی جنگ جاری تھی اسلام عقل کا ہم نوا تھا۔“

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مضمون نگار مزید یہ بھید بھی کھولے دیتا ہے کہ اصل میں یہ لوگ یورپ میں اسلام کے غیر معمولی پھیلاؤ سے اسی درجے پریشان ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ چرچ کی تاریخ عدم برداشت (intolerance) کی رہی ہے۔ یہی قرون مظلمہ کی ابتدا میں صلیبی جنگوں کے چھڑوانے والے تھے، یہی اصلاح کی تحریک کے مخالف تھے۔ یہی مذہبی آزادی کے دشمن رہے ہیں۔

The church and the papacy in particular have long had problems with the existence of other religions, let alone tolerance of them. It started with the crusades in the early Middle Ages, continued with the Reformation (the memory dies hard that the Guy Fawkes plot was a Catholic conspiracy to destroy the establishment of Protestant England). Through the 19th century the popes set their faces against the notion of religious freedom and separation of church and state. A succession of pontiffs, notably Pope Pius IX (1846-1878), declared that respect for other religions was a form of "insanity".

پورا مضمون اسی نوعیت کا ہے، یہ بھی اشارہ کرتا ہے کہ خود ویٹیکن میں شدید اختلافات ہو گئے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ مغرب میں پوپ (بلکہ ایک حد تک کیتھولک چرچ) کی جو شدید مخالفت اور مذمت ہو رہی ہے اس کی جڑ میں پروٹسٹینٹ اور کیتھولک فرقوں کی قدیم آویزشوں کی تلخی بھی ہے۔ نیویارک ٹائمس کے اداریے نے بھی یہی رخ اپنایا ہے، اور ایک صاف ستھری اور واضح معذرت کی مانگ کی ہے:

The world listens carefully to the words of any pope," The Times continued. "And it is tragic and dangerous when one sows pain, either deliberately or carelessly. He needs to offer a deep and persuasive apology, demonstrating that words can also heal."

آج ۱۸ ستمبر کے اخبارات تو مزید اچھی خبریں لائے ہیں۔ روس کے صدر پوتین نے صاف الفاظ میں مذہبی لیڈروں سے اپنے بیانات میں احتیاط برتنے کی اپیل کی اور یہ بھی کہا کہ میں یہ بات بطور روس کے صدر کے کہہ رہا ہوں۔ یہ واقعی بالکل نئی صورت حال ہے۔ آج پوپ صاحب نے دوبارہ، بذات خود معذرت کی ہے اور اس بد تمیز اقتباس سے برائت ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے جو انہوں نے بیزنطین مینویل دوم کے حوالے اپنے ایک دعوے کی دلیل کے طور سے نقل کیا تھا۔ اور یوں کہا ہے کہ وہ میری رائے نہیں ہے۔

مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ اگر یہ بیان کسی مذہبی شخص (پوپ) کے بجائے کسی صحافی یا سیاسی شخصیت کی طرف سے آتا تو مغرب والے اس کو آزادی اظہار رائے کے خانے میں ڈال دیتے۔ جیسا کہ انہوں نے کارٹونوں کے مسئلے میں کیا۔ یہ بات ہمارے لیے مغرب کو سمجھنے کے سلسلے میں بہت مفید ہو سکتی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مغرب میں اسلام سے دوری پیدا کرنے والے اور اسلام دشمن لابیوں کو مضبوط کرنے والے کاموں کے سلسلے میں ایک زوردار اضافے کا پوپ کا منصوبہ تو بظاہر ناکام ہوگیا، مگر ابھی اس طرح کی کوششیں جاری رہیں گی۔ اور ان سارے اچھے پہلوؤں کے باوجود یہ طے ہے کہ اگر ہمارے یہاں اس طرح کے واقعات پر اپنی ناراضگی کے اظہار کا وہ نامعقول اور حکمت عملی اور حالات کے تقاضوں کو ہی نہیں شرعی حدود تک سے تجاوز کرنے والا طرز باقی رہا جس کا مظاہرہ ہم نے پوری دنیا میں کارٹون کے سانحے میں کیا اور اپنی مظلومیت کے کیس کے مضبوط ہونے کے باوجود دنیا والوں کی نگاہوں میں بازی ہاری، اور جس سے ہم اس مرتبہ بھی اور اتنے تازے تجربے کے بعد بھی باز نہیں رہے، اگر ہمارا وہ طرز باقی ہی رہا، تو یقین کرلو آئندہ بھی اس طرح کے مقابلوں میں دشمن ہی 'خوش نصیب' رہے گا۔ اس مرتبہ جو بڑی اچھی صورت بنی وہ شاید اللہ کی طرف سے کچھ غیبی معاملہ تھا، یا پوپ کی کیتھولک شخصیت تھی جس کی وجہ سے پروٹیسٹینٹس کو اپنی تاریخ کے آئینے میں مسلمانوں کی مظلومیت کی تصویر دیکھنی آسان ہوگئی۔

مگر اپنے لوگوں کا کیا کریں، بھلا عقلی و اخلاقی طور پر کیا جواز تھا کہ پوپ کے بیان کے خلاف ہندوستان میں جو مظاہرے ہوں ان میں مقامی لوگوں کی پریشانی کا کچھ بھی سامان ہو؟ **اللّٰھم اھد قومی، فانھم لا یعلمون.**

ایک اور عبرت کا لطیفہ تم کو سنائیں۔ ہمارا جو سامان کوریر سے آرہا تھا، وہ آج دوشنبے کو ہر حال میں پہونچنا تھا، ہم نے دس بجے تمہارے دیے ہوئے نمبر سے رابطہ کیا تو DTDC کے آفس سے کوئی ہندوستانی بھائی بول رہے تھے۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہمیں جلدی ہے برائے مہربانی اس کو ایک بجے سے پہلے پہونچادیں۔ انہوں نے صفائی سے معذرت کرلی کہ وہ میں نے ڈلیوری کرنے والی کمپنی کو دے دیا ہے۔ اب وہ چار بجے تک پہنچائیں گے۔ ہماری مکرر درخواست پر بھی انہوں نے یہی بات کہی، مزید اس ڈلیوری کرنے والی کمپنی کا فون نمبر بھی دینے سے انکار کردیا۔ ہم نے اتوار کو بھی اسی آفس فون کیا تھا تو ایک انگریز بول رہا تھا، تو اس نے ہم کو ایک نمبر دیا تھا، ہم نے آج اس پر رابطہ کرنا چاہا تو وہاں سے ایک مقامی شخص نے بات کی اور جب اپنی اس سے اپنی عجلت کا ذکر کیا گیا تو اس نے بڑے اخلاق کے ساتھ کہا کہ وہ اس کے یہاں سے روانہ ہوچکا ہے لیکن اپنی جیسی پوری کوشش کرنے کا یقین دلایا۔ اور واقعی ایک گھنٹے سے بھی کم وقت میں وہ پیکٹ حاضر تھا۔ ہمارا ہم وطن ہماری کسی طرح کی مدد پر آمادہ نہیں تھا، اور ایک ولایتی اپنی جیسی پوری کوشش کرتا ہے۔ ایسے تجربے یہاں کے لوگوں کے لیے روزمرہ کی بات ہیں۔

والسلام
یحییٰ نعمانی

© rasailojaraid.com